REGD. No L 5634

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

356

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل
روزنامہ — لاہور

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

خطبہ نمبر ۴۲

فون نمبر ۲۹۷۶

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس ۳۰ روپے

فی پرچہ ۱ ار

سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲½ روپے

جلد ۴/۳ | منگل ۹ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ۱۹ فتح ۱۳۲۹ھش ۱۹ دسمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۹۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ دسمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تین دن سے بخار سے تو آرام ہے لیکن گلے میں تکلیف اور ضعف ہے۔

ربوہ ۱۷ دسمبر۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بخار تو نہیں ہوا۔ لیکن گلے میں خرابی ہے اور آواز بھی بیٹھ گئی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

لاہور ۱۸ دسمبر۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج اچھی ہے۔ الحمد للہ

گورنر جنرل پشاور پہنچ گئے

پشاور ۱۸ دسمبر۔ آج گورنر جنرل پاکستان صوبہ سرحد کے دو روزہ دورہ کے لئے بذریعہ طیارہ لاہور سے پشاور پہنچ گئے۔ آپ کل مردان شوگر فیکٹری کا افتتاح فرمائیں گے۔ لاہور سے روانہ ہوتے وقت آپ نے پنجاب کے دورے کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے سول۔ فوجی حکام اور عوام کے انجام دئے ہوئے کام کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔

ہندوستان کو کشمیر میں نیشنل کانفرنس کی مجوزہ مجلس آئین ساز کے قیام سے باز رکھا جائے

لیک سکسیس ۱۸ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلے پر فوری توجہ دے اور ہندوستان کو مجبور کرے۔ کہ اس معاملے میں پاکستان و ہندوستان میں جو بین الاقوامی معاہدہ ہو چکا ہے۔ اور جس کا ذکر قراردادوں میں ہے۔ اس پر عمل کرے۔ آپ نے اپنے خط میں یہ بھی درخواست کی ہے کہ ہندوستان اور مہاراجہ کی حکومت کو مجوزہ مجلس آئین ساز قائم کرنے سے روکا جائے۔ اور اس کے علاوہ بھی ہندوستان کو کوئی ایسی کارروائی نہ کرنے دی جائے جس سے کشمیر میں آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب کے کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ آپ نے کہا۔ مہاراجہ کی حکومت ایسے طریقے اختیار کر رہی ہے۔ اکتوبر میں جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس نے ایک مجلس آئین ساز کے قیام کا فیصلہ کیا ہے اور پنڈت نہرو بھی اس کی تصدیق کر چکے ہیں۔ بلکہ ان کا یہ بھی کہنا ہے۔ یہی مجلس کشمیر کے ہندوستان میں شمولیت کی توثیق بھی کرے گی۔ اس اقدام سے یقیناً اس بین الاقوامی کارروائی میں رکاوٹ پیدا ہو گی۔ جس کا ذکر ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادوں میں ہے۔ آپ نے کہا۔ مسٹر ڈکسن کی ناکامی کی رپورٹ آئے تین ماہ ہو چکے ہیں۔ اور مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل کے روبرو آئے اور مسئلہ کشمیر کا حل آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب سوچے تین سال ہو چلے لیکن ابھی معاملہ جہاں تھا وہیں ہے۔ آپ نے زور دیا۔ کہ اس تاخیر سے پاکستان اور کشمیر میں بے چینی اور اضطراب بڑھ رہا ہے۔ لہٰذا سلامتی کونسل کو چاہیئے۔ کہ وہ جلد از جلد اس معاملے میں کوئی قدم اٹھائے۔

اہل چاٹگام سے وزیر اعظم پاکستان کا خطاب

چاٹگانگ ۱۸ دسمبر۔ آج بعد دوپہر یہاں ایک جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے اس بات پر اظہار اطمینان کیا۔ کہ اب اقلیت و اکثریت کے تعلقات خوشگوار ہو رہے ہیں۔ اور معاہدہ دہلی بڑے اچھے نتائج کا حامل ثابت ہوا ہے۔ آپ نے کہا افسوس ہے۔ کہ مغربی بنگال کے ایک عنصر نے دانستہ اسے ناکام بنانے کے لئے پراپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کشمیر پاکستان کا ایک قدرتی حصہ ہے اور ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اس کا منصفانہ حل نہ کرا لیں۔ ہم تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ ہندوستان کو کشمیر پر بزور قبضہ نہ کرنے دیں گے۔ بنیادی اصولوں کی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ یہ آئین عوام کے لئے ہو گا لہٰذا اس کا تیار کرنا آپ ہی کا حق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسمبلی نے عوام کی طرف سے تعمیری اعتراضات کو دعوت دی ہے اور بحث ملتوی کر دی ہے۔ آپ شام کو ڈھاکہ لوٹ آئے۔

کپاس کے امور خرید و فروخت کی باقاعدگی کیلئے با اختیار کاٹن بورڈ کا قیام

کراچی ۱۸ دسمبر۔ کپاس کے معاملے میں خرید و فروخت۔ قیمتوں کا تقرر۔ کپاس کی بیرونی ممالک کو منتقلی بیلنے، دبانے اور دیگر امور میں باقاعدگی رکھنے اور نگرانی کرنے کیلئے حکومت پاکستان نے ایک کاٹن بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بورڈ کو ان تمام میں اعلیٰ اختیارات حاصل ہوں گے۔ بورڈ کے قیام کا فیصلہ آج ایک آرڈی ننس کے ذریعے کیا گیا۔ جس کی رو سے وہ کاشتکاروں کو مناسب قیمتیں دلانے کے لئے کم سے کم قیمتوں کا تقرر کریگا۔ بیلنے اور گانٹھیں باندھنے کی نگرانی کرے گا اور کارخانوں کو اس بات پر مجبور کریگا۔ کہ مجوزہ قیمتوں سے کم نہ دیں اس آرڈی ننس کی خلاف ورزی کرنیوالا مجرم گردانا جائے گا۔

۴ آرڈی ننس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس کا مقصد محض کاشتکاروں کو مناسب قیمتیں دلانا۔ مارکیٹ کو مستحکم کرنا۔ اور بیرونی ملکوں سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنا ہے۔

نزدیک و دور سے

واشنگٹن ۱۸ دسمبر۔ امریکی حکومت نے امریکہ بھر میں چین اور شمالی کوریا کے سرمایے کو روک دینے کا حکم دیا ہے اور جہازوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ کمیونسٹ چین اور شمالی کوریا کی کسی بندرگاہ میں نہ ٹھہریں (سٹار)

بغداد الجدید ۱۸ دسمبر۔ ریاست میں مکانات کی شدید قلت کو دور کرنے کے لئے حکومت بہاولپور نے ریاست کے سرکاری ملازموں کو محکمہ مالیات سے مشروط قرضے دینے کا فیصلہ کیا ہے (اسٹار)

لاہور ۱۸ دسمبر۔ حکومت پنجاب نے عیسائیوں کو کرسمس میں چار چھٹانک فی آدمی زائد کھانڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کھانڈ کا یہ زائد راشن ۱۸ دسمبر سے ۲۵ دسمبر تک کے دوران میں حاصل کیا جا سکتا ہے (اسٹار)

وائنا ۱۸ دسمبر۔ سینکڑوں روسی پولیس افسر ڈینیوب کے ساحلوں پر اور وائنا کے روسی منطقے میں ان ہزاروں ٹین کے ڈبوں کی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔ جو ایک یوگوسلاوی جہاز نے ۲۰۰ میل تک ڈینیوب کے کنارے پھینکے ہیں اور جن میں روس کے خلاف اشتہار بھرے ہوئے ہیں (سٹار)

حیدر آباد سندھ ۱۸ دسمبر۔ یہاں جمعہ کو عید میلاد النبی کی تقریب کو شاندار طریق سے منانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ اس دن پولیس کے دستوں کی مارچ پوسٹ ہو گی۔ غریبوں کو مفت کھانا بانٹا جائے گا۔ اور مختلف مقامی اداروں کے زیر اہتمام جلسے منعقد ہوں گے (سٹار)

بنوں ۱۸ دسمبر۔ شمالی اور جنوبی وزیرستان کی سرحدی چوکیوں سے جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ کابل حکومت نے اپنے افسروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ پاکستان کی طرف سے آنے والے ہر قافلے۔ لاری اور شخص کی اچھی طرح تلاشی لی جائے۔ اور اگر کسی کے قبضے سے پاکستانی اخبار نکلے تو اسے گرفتار کر کے صدر مقام پر بھیج دیا جائے۔

واشنگٹن ۱۸ دسمبر۔ کمیونسٹوں نے امن عالم کو جو دھمکی دے رکھی ہے۔ اس کے مقابلے پر غور کرنے کے لئے ولایات متحدہ امریکہ کی حکومت نے مغرب کی ۱۲ طاقتوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس بلائی ہے

"مغربی افریقہ میں کئی کئی ہزار افراد پر مشتمل مضبوط جماعتیں قائم ہیں" جماعت احمدیہ کماسی (گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ) کے امیر الحاج الحسن عطا کا لاہور میں ورود

لاہور ۱۸ دسمبر۔ جماعت احمدیہ کماسی (گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ) کے امیر مکرم الحاج جے۔ سی۔ الحسن عطا صاحب ہفتہ کے روز بذریعہ پاکستان ایکسپریس کراچی سے لاہور وارد ہوئے۔ آپ اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات سے شرفیاب ہونے اور سالانہ جلسہ کے بابرکت اجتماع میں شمولیت کی غرض سے ہزاروں میل کی مسافت طے کرنے کے بعد پاکستان تشریف لائے ہیں۔ آپ کماسی ٹاؤن کونسل کے محکمہ تعمیرات میں ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں اور نہایت پرجوش اور مخلص احمدی ہیں۔ آپ ۱۹۳۶ء میں مکرم فضل الرحمٰن صاحب حکیم سابق مبلغ انچارج نائیجیریا کے ذریعے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آج ایک ملاقات کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ شروع ہی سے میری یہ خواہش تھی۔ کہ میں اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کروں۔ سو الحمد للہ۔ اب حضور ایدہ اللہ کی ملاقات سے شرفیاب ہونے کے علاوہ مجھے جلسہ سالانہ کے بابرکت اجتماع میں شمولیت کی سعادت بھی حاصل ہو گی۔ آپ نے مزید فرمایا۔ مغربی افریقہ میں بسنے والے ہزاروں ہزار احمدیوں کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ اپنے پیارے آقا کی زیارت سے شرفیاب ہوں۔ اور اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کبھی بنفس نفیس مغربی افریقہ تشریف لائیں تو زہے نصیب۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ کہ گولڈ کوسٹ کے (باقی لوٹ میں)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

احباب جلسہ سالانہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کریں

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے آنا نہیں چاہیئے تھا لیکن میں آگیا ہوں۔ میں ایک تو باہر کی جماعتوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ اب جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء قریب آگیا ہے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہاں آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ میں شمولیت ایمان کی زیادتی کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن انہیں یہ سمجھ کر آنا چاہیئے۔ کہ ابھی یہ جگہ آباد نہیں ہوئی۔ یہاں گرد و غبار اڑیگا۔ جگہ کی قلت ہوگی۔ پانی کی دقت ہوگی۔ کھانے کی دقت ہوگی۔ یہ سب چیزیں ہونگی اور آئندہ سالوں میں ہماری یہ کوشش ہوگی۔ کہ ان دقتوں کو کم سے کم کیا جائے۔ لیکن وہ لوگ مبارک ہونگے۔ جو ان دقتوں کے باوجود جلسہ سالانہ میں شامل ہونگے۔ اور تکالیف اٹھا کر اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دینگے۔

دوسرے میں مقامی لوگوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے مکانوں کی دقت ہوگی۔ قادیان میں لوگ مہمانوں کے لئے اپنے مکان دیا کرتے تھے۔ لیکن یہاں کسی کا اپنا مکان نہیں بلکہ سارے کے سارے مکان سلسلہ کے ہیں۔ اور سلسلہ کے مال سے بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہاں قادیان سے زیادہ قربانی دکھانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جس سلسلہ کے مالوں سے ۱۲ ماہ تک تم نے فائدہ اٹھایا۔ اس کی خاطر اگر تم نے چند دن کے لئے تکلیف نہ اٹھائی۔ تو یہ تمہاری اخلاقی کمزوری ہوگی۔

دوسری بات میں مقامی لوگوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ نام پیش کریں۔ اور اس عزم کے ساتھ پیش کریں کہ وہ دن رات ایک کر کے مہمانوں کو آرام پہنچانے کے لئے کوشش کرینگے۔

تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں کے گھروں میں مہمان ٹھہریں۔ وہ کھانا لیتے وقت مہمانوں کی صحیح تعداد لکھا کریں۔ تا سلسلہ کا بے فائدہ خرچ نہ ہو۔ اور اسی طرح ہمارا ریکارڈ بھی خراب نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ مہمان تھوڑے آئیں اور لکھے زیادہ جائیں۔

چوتھے میری آپ لوگوں سے یہ بھی خواہش ہے کہ آپ اپنے ہمسایوں کی نگرانی بھی کریں۔ اور ان تک میری یہ باتیں پہونچائیں۔ اور اگر بعض لوگ کمزوری دکھائیں تو ان کی رپورٹ دفتر میں کریں۔ تا ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ اور خدا تعالےٰ کے مالوں کی حفاظت کی جائے۔

جیو تو ہنستے جیو اور مرو تو ہنستے مرو

خدا کا خوف کرو مصطفےٰ کی شرم کرو
خدا کے بندوں پہ ناپاک تہمتیں نہ دھرو

غضب کا روز ہے جو روز آنے والا ہے
ڈرو، ڈرو۔ ڈرو اس روز کے غضب سے ڈرو

مگر پرستشِ طاغوت افتری کب تک
زباں دراز و افسانہ طراز و فتنہ گرو

جہاں میں نکلو محمدؐ کا پیام پھیلاؤ
وگرنہ اس کی محبت کا مفت دم نہ بھرو

یہی ہے رازِ حیات و ممات اے تنویر
جیو تو ہنستے جیو اور مرو تو ہنستے مرو

جلسہ سالانہ پر جماعتوں کی ملاقات کا پروگرام

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام درج ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت معینہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

۲۔ جماعتوں کے سامنے ملاقات کا جو وقت درج کیا گیا ہے۔ وہ ایک اندازہ ہے۔ اس اندازہ سے افراد میں کمی یا بیشی ہوئی تو وقت میں تبدیلی ہو جائے گی۔

۳۔ جو جماعت مقررہ وقت پر کسی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی اس کو ۲۹/۱۲/۵۰ کو وقت مل سکے گا۔ یہ نہیں ہوگا کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے گا۔

۴۔ مقررہ وقت کی پابندی (یہ وقت ترتیب دینے وقت بھی بتا دیا جائے) نہایت ضروری ہے امید ہے انتظامی دقتوں کے مدنظر احباب تعاون فرمائیں گے۔ انشاءاللہ

نوٹ۔ صبح نو بجے ملاقات شروع ہوا کرے گی اور شام کو آٹھ بجے

تاریخ	وقت	نام جماعت	وقت مقررہ	تاریخ	وقت	نام جماعت	وقت مقررہ
۲۶/۱۲/۵۰	صبح	لائل پور ضلع و شہر	۵۰ منٹ	۲۷/۱۲/۵۰	شب	جھنگ ضلع و شہر	۲۵ منٹ
		ویسٹ پاکستان	۵ ؍			لاہور ضلع و شہر	۲۰ ؍
		ہندوستان	۵ ؍			شیخوپورہ ضلع و شہر	۵۰ ؍
	شب	صوبہ سندھ	۲۰ ؍	۲۸/۱۲/۵۰	صبح	گوجرانوالہ ؍ ؍	۵۰ ؍
		منٹگمری ضلع و شہر	۴۵ ؍			بیعت	۱۰ ؍
		سرگودھا ؍	ایک گھنٹہ		شب	سیالکوٹ ضلع و شہر	۱½ گھنٹہ
		کراچی	۲۰ منٹ			بیعت	۲۰ منٹ
		راولپنڈی ضلع و شہر	۲۰ ؍			بلوچستان	۱۵ ؍
۲۷/۱۲/۵۰	صبح	ملتان ضلع و شہر	۴۰ ؍			کیمبل پور۔ اٹک ضلع و شہر	۱۲ ؍
		مظفر گڑھ ضلع و شہر	۵ ؍			جہلم ضلع و شہر	۲۰ ؍
		میانوالی ضلع و شہر	۵ ؍	۲۹/۱۲/۵۰	صبح	آزاد کشمیر	۱۲ ؍
		ڈیرہ غازیخان ؍ ؍	۱۰ ؍			بیعت	۱۰ ؍
	شب	صوبہ سرحد	۴۰ ؍			گجرات ضلع و شہر	۵۰ ؍
		بیعت	۲۰ ؍			بہاولپور ریاست	۱۵ ؍
						بیرونی ممالک	۵ ؍

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

نئی نسل کو کام پر لگانا اور اس کے اندر دینی ذوق پیدا کرنا ہی اصل کام ہے

میں ہر نوجوان کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ قلیل ترین رقم ادا کر کے تحریکِ جدید میں حصّہ لے

دوست اپنا روپیہ تحریک جدید میں بطور امانت رکھیں

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"پچھلے جمعہ میں نے تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کیا تھا۔ آج بھی اسی سلسلہ میں میں جماعت کو پھر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جہاں تک اعلان کا تعلق ہے وہ ہو گیا ہے۔ اور جماعتیں اور افراد اپنی اپنی جگہ پر اس کے لئے کوشش کر رہی ہیں اور اکا دکا وعدے بھی آ رہے ہیں۔ اور ابتدا میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ جماعتیں عموماً تمام افراد کے وعدے اکٹھے کر کے اور فہرستیں بنا کر بھیجا کرتی ہیں۔ جہاں تک ابتدائی وعدوں کا سوال ہے وہ اسی طرز پر چل رہے ہیں۔ جس طرز پر پچھلے سال چلے تھے۔ اور جہاں تک گزشتہ سال کی آمد کا سوال ہے میں نے دو تین ہفتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ اس وقت تک وعدوں کی وصولی نصف یا نصف سے کم ہے۔ اس عرصہ میں جماعت نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور اب وصولی

نصف سے زیادہ

ہو چکی ہے۔ لیکن بہت سا حصہ وصول ہونے والا باقی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ نومبر ۱۹۵۰ء کی تنخواہوں کے ملنے پر بہت سے مزید دوست اپنے وعدوں کو پورا کر کے سال کے اندر وعدوں کے پورا کرنے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔ لیکن جو باقی رہ جائیں گے ان کے لئے جیسا کہ میں اعلان کر چکا ہوں ضروری ہوگا کہ وہ اپنے بقائے ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء تک پورے کر دیں۔ اور اگلے سال کے وعدے نومبر ۱۹۵۱ء تک ادا کر دیں۔ کیونکہ جب باقاعدگی سے آمد نہ ہو تو کام رک جاتے ہیں۔ اور بیرونی مشنوں کو وقت پر خرچ نہیں بھجوایا جا سکتا۔

میں تحریک جدید کو بھی نصیحت کروں گا کہ وہ اپنے اخراجات پر زیادہ پابندی کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جہاں تک

اخراجات پر پابندی

کا سوال ہے یہ بہت مشکل امر ہے۔ کیونکہ اس ادارہ میں اخراجات کو پہلے ہی بہت حد تک احتیاط سے کیا جاتا ہے۔ اور بعض صورتوں میں تو بہت کم کیا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی شخص لاکھوں میں سے ہزاروں یا سینکڑوں ہی بچا لیتا ہے۔ تو یہ اس کی نیکی ہوتی ہے۔

میں آج تحریک جدید دفتر دوم کے وعدہ کرنے والوں یا اس میں حصہ لینے کی قابلیت رکھنے والوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ درحقیقت کسی کام کو چلانے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ آنے والی نسل اپنے آباء کا بوجھ خوشی کے ساتھ اٹھانے والی ہو۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ خوشی کے ساتھ اس میں حصہ لینے والی ہو۔ یہ عقل کے خلاف ہوگا کہ آئندہ آنے والی نسل اپنے آباء کے بوجھ خوشی کے ساتھ نہ اٹھائے کسی

ذلیل سے ذلیل قوم

کی بھی آنے والی نسل تعداد میں اس سے کم نہیں ہوتی بلکہ زیادہ ہوتی ہے۔ جب کبھی امن کے زمانے آتے ہیں۔ امن کے زمانوں سے میری مراد یہ نہیں کہ جب لڑائیاں نہ ہوں۔ بلکہ امن کے زمانہ سے مراد یہ ہے کہ جب لوگ سہولت کے ساتھ آپس میں مل سکتے ہوں۔ جب تبادلہ آبادی کے ذرائع موجود ہوں جب روزی کمانے کے ذرائع وسیع ہوں۔ ایسے زمانہ میں آنے والی نسل اپنی پچھلی نسل سے بڑھ جایا کرتی ہے کم نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی آبادی ۶۰۔۷۰ سال میں دوگنی ہو چکی ہے۔ پس موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق ہر قوم سوائے اس قوم کے کہ جو نسل کشی کے لئے خود کوشش کر رہی ہو پہلے سے زیادہ بڑھی ہے۔ پس قطع نظر اس کے کہ لوگ تبلیغ کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ عام قانون کے ماتحت یعنی تناسل کے ذریعہ بھی ہماری جماعت بڑھ رہی ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے خاص قانون کے ماتحت افزائش نسل کے لحاظ سے ہماری جماعت دوسری جماعتوں اور قوموں سے زیادہ بڑھ رہی ہے میں نے دوسرے لوگوں کو دیکھا ہے غیر احمدیوں سے اگر سوال کرو کہ تمہاری کتنی اولاد ہے۔ تو زیادہ بچوں والے بھی الا ماشاء اللہ چار پانچ تک پہونچیں گے۔ لیکن احمدیوں کو دیکھ لو۔ آٹھ دس آدمی کے بعد ایک شخص ایسا نکل آئے گا جس کے آٹھ دس بچے نکلیں گے۔ یہ بات دوسری قوموں اور جماعتوں میں نہیں تھی۔ اگر جماعت اس نکتہ پر غور کرتی۔ تو اسے پتہ لگتا کہ وہ کس طرح

معجزانہ طور پر

بڑھ رہی ہے۔ باوجود غریب ہونے کے شاذ و نادر کچھ آدمیوں کو چھوڑ کر باقیوں کی نسل دوسروں سے زیادہ بڑھ رہی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ احمدیوں میں بے اولاد نہیں ہوتے۔ یا احمدیوں میں تھوڑی اولاد والے نہیں ہوتے۔ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ اگر ان کا دوسروں سے مقابلہ کیا جائے۔ تو احمدیوں میں ہر سو آدمیوں کی نسل جتنی ترقی کرتی ہے۔ اتنی غیر احمدیوں ہندوؤں اور سکھوں میں سے ہر سو آدمیوں کی نسل ترقی نہیں کرتی۔

غرض تین وجوہات ہیں جن کی وجہ سے جماعت بڑھ رہی ہے۔ اوّل۔ تبلیغ کے ذریعہ سے کہ لوگ احمدیت کے دلائل سنکر اسے قبول کر رہے ہیں۔ دوسرے تناسل کے ذریعہ سے جیسے تمام قوموں کی نسلیں بڑھ رہی ہیں۔ تیسرے غیر معمولی نشان کے ذریعہ کہ خدا تعالیٰ احمدیوں کی نسل میں دوسری قوموں کی نسبت زیادہ ترقی دے رہا ہے۔ یہ تین ذرائع ہیں جو ہماری آبادی کو بڑھا رہے ہیں۔ گو یہ نظر نہیں آتے ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک چشمہ پھوٹتا ہے۔ جہاں وہ پھوٹتا ہے۔ وہاں اس کی طاقت نظر نہیں آتی۔ لیکن ۵۰۔۶۰ میل کے بعد اس میں اتنا زور اتنا شور۔ اور اتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اتنا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ کہ اسے دیکھ کر انسان حیران ہو جاتا ہے۔ اس طرح الٰہی جماعتوں کی ابتدائی حالت ہوتی ہے۔ ابتداء میں ان کی ترقی نظر نہیں آتی۔ لیکن اندر ہی اندر

یہ تینوں ذرائع

ان کو بڑھا رہے ہوتے ہیں۔

پس ہمارا کام ہے کہ ہم اپنی بڑھنے والی طاقت کو استعمال کریں۔ جس طرح دریا نکلتے ہیں۔ اور وہ بہتے چلے جاتے ہیں۔ اور نالائق اور نااہل قومیں ان سے فائدہ نہیں اٹھاتیں۔ بلکہ فائدہ کی بجائے وہ ان سے صرف اتنا نقصان اٹھاتی ہیں کہ ان میں طغیانی آئی۔ اور ارد گرد کے دیہات غرق ہو گئے اور ارد گرد کی زمین بے کار اور بنجر ہو گئی۔ یا زیادہ سے زیادہ یہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں کہ دریاؤں سے مچھلیاں پکڑ لیتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں لیکن جو قومیں

عقلمند اور ذہین

ہوتی ہیں۔ وہ ان سے نہریں نکالتی ہیں۔ اور ان سے بنجر زمینوں کو آباد کرتی ہیں۔ اور ان سے اربوں ارب روپیہ کماتی ہیں۔ ہماری جماعت کو بھی آبادی کے لحاظ سے دریا کی حیثیت حاصل ہے۔ وہ ایک چشمہ کی صورت میں پھوٹی ہے۔ اور آگے جا کر اس سے اور نالیاں مل رہی ہیں۔ لیکن اس کے اندر سے بھی جیسے دریا کی تہ (Bed) کے نیچے سے چشمے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ چشمے پھوٹ کر اس کو بڑھا رہے ہیں۔ جس طرح خدا تعالیٰ قرآن کریم

میں طوفان نوح کے متعلق فرماتا ہے کہ اوپر سے بھی پانی آیا۔ اور نیچے سے بھی پانی پھوٹا۔ اور یہ دونوں پانی آپس میں مل گئے۔ اسی طرح احمدیت کا بھی حال ہے۔ بعض لوگوں کے دل صاف ہو رہے ہیں۔ اور وہ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور کچھ نیچے سے بھی پانی پھوٹ رہا ہے۔ یعنی اُس کی نسل عام قانون کے ماتحت بھی اور خاص قانون کے مطابق بھی ترقی کر رہی ہے۔ وہ ایک دریا کی صورت میں بہتی چلی جاتی ہے۔ لیکن یہی دریا مضر بھی ہو سکتا ہے اگر اُسے چھوڑ دیا جائے تو ہو سکتا ہے۔ اس میں طغیانی آجائے۔ اور وہ اردگرد کے دیہات کو گرا دے اور اردگرد کی زمین کو غیر آباد کر دے لیکن اگر اُسے قبضہ میں رکھا جائے۔ اور کسی قانون کے مطابق اس سے کام لیا جائے۔ مثلاً جماعت کی صورت میں اُس کی

صحیح تربیت کی جائے

اور اس کے اندر جذبۂ قربانی پیدا کیا جائے۔ تو یہی طاقت اتنی مضبوط ہو سکتی ہے کہ ہزاروں ہزار میل تک اثر کر سکتی ہے۔ اور ترقی میں ممد و معاون ہو سکتی ہے۔ غرض نئی نسل کو کام پر لگانا ہوگا۔ **اور اس کے اندر دینی ذوق پیدا کرنا ہی اصل کام ہے۔** پرانی نسل کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی چشمہ یا دریا کا منبع۔ اور نئی نسل کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک نالہ۔ اور اس سے اگلی نسل ایسی ہے جیسے ایک چھوٹا دریا۔ اور پھر اس سے آگے کی نسل ایسی ہوتی ہے۔ جیسے ایک بڑا دریا۔ اور پھر اس سے اگلی نسل ایسی ہوتی ہے جیسے ایک بڑا سمندر۔ ہم نے چشمہ سے فائدہ اٹھایا لیکن ہم نالہ سے فائدہ نہیں اُٹھا رہے۔ حالانکہ چشمہ میں اتنی وسعت اور طاقت نہیں ہوتی۔ جتنی ایک نالہ میں وسعت اور طاقت ہوتی ہے۔ ایک چشمہ اتنا بڑا کام نہیں کر سکتا۔ جتنا کام ایک نالہ کر سکتا ہے۔ چشمہ سے پانی پینے کے لئے ہمیں چشمہ پر جانا پڑتا ہے۔ لیکن ایک نالہ

جوش و خروش میں

تمہارے گھروں کے پاس سے گزرتا ہے۔ تمہیں اس پر جانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ خود تمہارے گھروں کے پاس آتا ہے۔ پھر جب وہ ایک چھوٹا دریا بن جاتا ہے۔ تو صرف یہ نہیں کہ وہ تمہارے گھروں کے پاس بہتا ہے۔ بلکہ اور زیادہ پھیل کر زیادہ گھروں کے پاس سے گزرتا ہے۔ پھر دریا اور وسیع ہو جاتا ہے۔ تو اور زیادہ گھروں کے پاس سے گزرتا ہے۔ اور اس کے زمین میں جذب ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔ اُس کا ریت میں غائب ہو جانے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ وہ پہاڑیوں اور ٹیلوں سے کود (?) کر ریتوں کے اوپر سے بہتا ہوا سمندر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور جب وہ دریا سمندر بن جاتا ہے۔ تو ساری زمینوں کے کنارے اس سے ملنے لگ جاتے ہیں۔ اور کوئی حصۂ زمین ایسا نہیں ہوتا۔ جو اس سے متصل نہ ہو۔ پس اس طاقت کو استعمال کرنا ہمارا فرض ہے۔ دنیا کا ایٹم بم یورینیم دھات سے بننے والی ایک چیز ہے۔ لیکن

ہمارا ایٹم بم

اس طاقت کو صحیح استعمال کرنا اور آئندہ نسل کے اندر صحیح جذبۂ قربانی پیدا کرنا اور اس کی صحیح تربیت کرنا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی اور پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ صرف روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ قوم کو زندہ کرنے اور آئندہ نسل کے اندر بیداری پیدا کرنے اور اُسے آئندہ جنگ کیلئے تیار کرنے کیلئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد جو تحریک جدید میں ابھی تک حصہ نہیں لے رہا۔ اُسے تحریک کر کے اس میں شامل کیا جائے۔ تحریک جدید میں ہر حصہ لینے والا جب وعدہ کرتا ہے۔ تو اس کے اندر یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ دنیا کو فتح کرنے کے لئے کچھ کرنے لگا ہے۔ جب اُسے یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ تو اس کے اندر پھر یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ کہ دنیا کو فتح کرنے اور اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرنے کے لئے

میری جد و جہد

کی ضرورت ہے۔ اور میں اس کے لئے وعدہ کر چکا ہوں لیکن ابھی تک میں نے اس وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ پھر جب وہ وعدہ پورا کرتا ہے۔ تو پھر اس کا دل اس طرف متوجہ ہوتا ہے۔ کہ ساری دنیا کو اسلام میں داخل کرنے کیلئے جو جد و جہد کی جا رہی ہے۔ اس میں میں بھی شریک ہوں۔ اور میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر چکا ہوں۔ تو دیکھو تحریک جدید میں حصہ لینے سے اُسے اپنے ایمان کو تازہ کرنے کے کتنے مواقع میسر آتے ہیں۔ اور کس طرح اس کے اندر متواتر یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے دیگر ادیان پر غالب کرنے کی ذمہ داری اس پر بھی ہے۔ اور اس کا میں نے بیڑا اُٹھایا ہے۔ تحریک جدید کا مجرد وعدہ۔ پھر اس وعدہ کو پورا کرنے کی مجرد تحریک اور پھر کچھ رقم کا دینا انسان کے اندر ایک ولولہ اور جوش پیدا کرتا ہے۔ اور اُسے قائم رکھتا ہے۔ پس اس سال خصوصیت کے ساتھ جب کہ میں نے شرائط کو اتنا ہلکا کر دیا ہے۔ کہ وہ

پہلے دور کی شرائط

کے ساتھ مل گئی ہیں۔ سوائے ایسے بیکار شخص کے جس کی آمد کی کوئی صورت نہ ہو۔ اس میں حصہ لینا ہر انسان کے لئے ممکن ہو گیا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے بیوی بچوں کی طرف سے تحریک جدید میں حصہ لیتے ہیں۔ اُن کا اپنے بیوی بچوں کی طرف سے حصہ لینا درحقیقت ایسا ہی ہے۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کے کان میں اذان دو۔ تحریک جدید میں اپنے بیوی بچوں کی طرف سے حصہ لینے والے کی مثال بچے کے کان میں اذان کے الفاظ ڈالنے کی سی ہے۔ یہ چیز اُن کے اندر یہ جذبہ پیدا کرتی ہے کہ آزاد کمائی کے بعد یا بڑے ہو کر ان کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ لیکن اصل بیداری وہی ہے جس کا نمونہ اولاد خود سمجھدار ہو کر دکھاتی ہے۔ اور یہ بیداری چھوٹی عمر میں بھی پیدا ہو جاتی ہے اور بڑی عمر میں بھی۔ بعض لوگوں کے اندر چھوٹی عمر میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے اور بعض میں بڑی عمر میں جا کر بیداری پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس کا ایک عمر تک بیدار نہ ہونا انسان کی

غفلت اور سستی

پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس کا ایک دوسری عمر تک بیدار نہ ہونا اس کے بچپن پر دلالت کرتا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی گذرے ہیں جنہوں نے دس دس گیارہ گیارہ سال کی عمر میں بیداری کا اظہار کیا۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعویٰ فرمایا۔ اور قریش کو بلا کر کہا کہ میں خدا کی طرف سے کھڑا کیا گیا ہوں۔ اور میں اُس کی باتیں تمہیں سناتا ہوں تم میں سے کون ہے جو میری مدد کرے۔ تو حضرت علیؓ کی عمر اُس وقت گیارہ سال کی تھی۔ آپ کھڑے ہو کر کہنے لگے۔ کہ میں آپ کی مدد کروں گا۔ اس وقت آپ کے علاوہ اور کوئی شخص کھڑا نہ ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ جس کو سمجھ دے دیتا ہے۔ اس کے اندر گیارہ بارہ سال کی عمر میں بھی بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جس کو سمجھ نہیں دیتا وہ بیس بائیس سال کی عمر میں بھی جا کر بیدار نہیں ہوتے۔ اس عمر کے بعد بھی جو بیدار نہیں ہوتے وہ دراصل غافل ہوتے ہیں۔ ورنہ اگر وہ چاہیں۔ تو اپنی ضروریات کو سمجھ سکتے ہیں پس تمام نوجوان مردوں اور عورتوں کو یا وہ لوگ جو نئے آنے والے ہیں۔ اور ہماری جماعت کے لحاظ سے بچے ہیں۔ یا وہ لوگ جو پہلے سو رہے تھے۔ اور پہلا دور گذر گیا۔ اور انہوں نے اس میں حصہ نہ لیا۔ میں ان سب کو کہتا ہوں۔ کہ موقعہ زیادہ سے زیادہ نازک ہوتا جاتا ہے۔ ہمارا دشمن زیادہ سے زیادہ بیدار ہو رہا ہے۔ ہماری عداوتیں زیادہ سے زیادہ بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اسلام زیادہ سے زیادہ خطرہ میں سے گذر رہا ہے۔ اب بھی اگر تم بیدار نہ ہوئے تو

کب بیدار ہو گے

میں ہر نوجوان کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ قلیل ترین رقم ادا کر کے تحریک جدید میں حصہ لے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ جب وہ قلیل ترین رقم ادا کر کے اس میں حصہ لے گا۔ تو خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو زیادہ مضبوط کرے گا۔ اور اگلے سالوں میں اُسے زیادہ چندہ دینے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اسی طرح اس کی روحانیت زیادہ ترقی کرے گی۔ لیکن جن لوگوں میں پھر بھی تحریک جدید میں حصہ لینے کی استطاعت نہیں۔ اور وہ بالکل معذور ہیں۔ انہیں جیسا کہ میں پہلے بھی کئی بار کہہ چکا ہوں۔ کہوں گا کہ سب سے بڑی طاقت دعا میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ پچھلے سال میں نے دعا کی تحریک نہیں کی تھی۔ اس لئے چندوں کی ادائیگی میں سستی ہوئی ہے۔ معذور لوگ اپنے دلوں سے یہ وسوسہ نکال دیں۔ کہ وہ مالی طور پر سلسلہ کی مدد نہیں کر سکتے۔ وہ دعا کر کے سلسلہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ

دعائیں کریں

کہ جو لوگ تحریک جدید میں حصہ لے سکتے ہیں اے خدا تو ان کے دلوں کو کھول دے۔ اور ان کو ایمان کی طاقت بخش۔ کہ وہ اس میں حصہ لیں پھر جن کے پاس روپیہ جاتا ہے۔ تو اُن کو ایمان بخش۔ اور انہیں توفیق دے کہ وہ اسے صحیح طور پر خرچ کریں۔ پھر جو زندگی وقف کرنے والے ہیں۔ تو ان کے دل کھول۔ انہیں ایمان بخش۔ اور انہیں اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کرنے والا بنا۔ پھر جن کے پاس وہ مبلغ بن کر جاتے ہیں۔ تو ان کے دلوں کو کھول دے۔ اور انہیں توفیق بخش۔ کہ وہ احمدیت میں داخل ہوں اس طرح بھی تم مدد کر سکتے ہو۔ اور یقین جانو۔ کہ یہ مدد روپیہ کی مدد سے کم نہیں۔ اور اس کا ثواب بھی ان لوگوں سے کم نہیں۔ جو روپیہ دے کر تحریک جدید میں حصہ لے رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص خدمت دین کی خواہش رکھتا ہے۔ اور اُسے خدمت کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ خدا تعالیٰ اسے ان لوگوں سے کم ثواب نہیں دے گا۔ جن کو خدمت دین کی توفیق ملی ہے۔

تیسری چیز

جس کی طرف میں نے پچھلے جلسہ سالانہ پر بھی احباب کو توجہ دلائی تھی۔ وہ یہ ہے کہ دوست تحریک جدید میں اپنی امانتیں رکھوائیں اس سے بھی وقتی طور پر سلسلہ کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ ان دنوں جب چندہ کی آمد کم ہوئی۔ تو کئی کام ان امانتوں نے پورے کر دیئے امانتوں میں سے رقم خرچ کر لی گئی چندہ آتا جاتا ہے (?)

درخواست دعا: خاکسار کی والدہ صاحبہ پاکپٹن میں سخت بیمار ہیں کافی کمزور ہو چکی ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ دعا فرمائیں۔ سید محمد عاشق (?) سپروائزر احمدیہ سنڈیکیٹ کنری (?)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو امانتیں اس سے پوری کر لی جاتی ہیں۔ تمام بنکوں کا بھی یہی دستور ہے وہ روپیہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اور مزید روپیہ آتا رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ روپیہ مانگنے والوں کو بھی واپس دیتے رہتے ہیں۔ مجھے بعض بنک کے ماہرین نے بتایا ہے کہ اگر روپیہ دس فیصدی بھی محفوظ رکھ لیا جائے تو بنک میں کمی نہیں آتی۔ لیکن یہاں تو ایسے سخت قانون ہیں کہ روپیہ میں سے دس آنے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ میرے پاس قادیان میں ایک انگریز آیا تھا۔ اس کو جب پتہ لگا کہ ہم روپیہ میں سے دس آنے محفوظ رکھتے ہیں۔ تو اس نے کہا اتنی احتیاط غیر ضروری ہے۔ دس فیصدی اگر محفوظ رکھی جائے . . . .

. . . . تو کام چلتا رہتا ہے۔ غرض اس طرح روپیہ چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور ضرورت کے وقت اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور اس سے سلسلہ کو مدد مل سکتی ہے لوگ شکایت کرتے ہیں کہ تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے کھاتہ والے ان سے تعاون نہیں کرتے۔ مثلاً پچھلے سال میں نے تحریک کی تو ایک میجر صاحب نے لکھا کہ میں نے روپیہ بطور امانت بھجوایا۔ لیکن مہینوں گذر گئے اور امانت تحریک جدید کے افسر نے رسید نہ بھیجی۔ یہ تو اپنے پاؤں پر خود کلہاڑہ مارنے والی بات ہے۔ میں تو جماعت میں تحریک کروں کہ وہ تحریک جدید میں روپیہ بطور امانت رکھیں لیکن

تحریک جدید کے افسر

انہیں بدظن کریں۔ سو میں تحریک جدید کو بھی کہوں گا کہ وہ اس نقص کو دور کرے بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ جہاں تم خود اس روپیہ سے فائدہ اٹھاتے ہو۔ وہاں روپیہ والوں کو بھی فائدہ پہنچاؤ۔ مثلاً جب وہ روپیہ منگوائیں تو منی آرڈر کا خرچ اپنے ذمہ لو۔ اس قسم کی اور سہولتیں دے کر تحریک جدید اس کام کو مفید اور آسان بنا سکتی ہے۔ اسی طرح میں نے کہا تھا کہ اگر امانت رکھنے والے اپنی امانت کو قرضہ کا نام دیدیں تو وہ زکوٰۃ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ عام طور پر لوگ خیال کرتے ہیں کہ امانت پر زکوٰۃ نہیں حالانکہ شرعی طور پر

امانت پر زکوٰۃ ہے

لیکن اگر تم اسے قرض کا نام دے دیتے ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ مثلاً ایک شخص کے پاس اگر دس ہزار روپیہ ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھے دو سال تک اس روپیہ کی ضرورت نہیں تو وہ روپیہ یہاں امانت رکھوا دے اور کہہ دے کہ اس میں سے ایک ہزار روپیہ تو امانت تابع مرضی میں رہنے دیجئے کہ جب ضرورت ہو میں رقعہ دے کر لے سکوں اور باقی نو ہزار روپیہ امانت غیر تابع مرضی میں رکھ لیں۔ مجھے ضرورت ہوئی تو میں ایک ماہ یا دو ماہ کا نوٹس دے کر لے لوں گا۔ اور امانت کا صیغہ چونکہ خیراتی ہے اس لئے اس پر زکوٰۃ نہیں پڑے گی اور وہ گناہ سے بچ جائیں گے۔ بہت سے لوگ ہیں جن کا روپیہ امانت میں موجود ہے لیکن وہ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ ایک زمانہ میں قادیان میں اکیس لاکھ [۲۱] خزانہ میں بطور امانت جمع تھا۔ اور اکیس لاکھ [۲۱] روپیہ پر پچاس ہزار روپیہ زکوٰۃ پڑتی ہے۔ لیکن اکثر لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے اور وہ گنہگار بنتے تھے۔ لیکن اگر وہ ایسی تجویز کر لیں کہ وہ اپنا روپیہ ایک ماہ یا دو ماہ کے نوٹس پر لے لیں تو وہ گنہگار بھی نہیں ہوں گے اور بوقت ضرورت انہیں روپیہ مل بھی سکیگا پس تم اپنے روپیہ کو قرض قرار دیدو اور کہہ دو کہ ہم ایک ماہ یا زیادہ وقت کے نوٹس پر روپیہ لے سکیں گے لیکن اگر کسی کو

فوری ضرورت

پڑ جائے تو میں محکمہ والوں سے کہوں گا کہ وہ ایسے شخص سے تعاون کریں اور فوری ضرورت والے کو بطور قرض رقم دے دیں اور ایک ماہ کے نوٹس کے بعد جب اس کی اپنی رقم برآمد ہو تو اسی سے اپنا قرضہ پورا کر لو۔ اس طرح سلسلہ کو بھی مدد ملتی رہے گی اور جو روپیہ دین کے کام میں لگانے کی اجازت دے گا وہ زکوٰۃ سے بھی بچ جائے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی خدا تعالیٰ سے لڑائی ہوتی ہے۔ اب دیکھو یہ کتنی چھوٹی سی بات ہے جس کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرنے سے بچ جاتے ہو۔ جس شخص کے پاس خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے سے بچنے کا رستہ کھلا ہے اگر وہ اُسے اختیار کر کے لڑائی سے نہیں بچتا تو اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہوگا کہ اس کے پاس لڑائی سے بچنے کے لئے ایک ذریعہ ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے میں خدا تعالیٰ سے ضرور لڑونگا۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنا روپیہ بطور امانت تحریک جدید کے پاس رکھے اور تحریک جدید والوں کو چاہیئے کہ وہ روپیہ ملنے پر فوراً رسید بھیجدیں۔ ہمارا روپیہ بنک میں جاتا ہے۔ تو اسکی رسید فوراً آجاتی ہے تحریک جدید کے متعلق کئی لوگوں کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ وہ وقت پر رسید نہیں بھیجتے میں اوپر بتا آیا ہوں کہ ایک فوجی افسر نے مجھے لکھا۔ کہ میرا بائیس تیئس سو روپیہ بنک میں موجود تھا۔ میں نے اسے امانت تحریک جدید میں داخل کرنے کے لئے چیک بھیجا۔ مگر اس چیک کی مہینوں تک رسید نہ آئی حالانکہ ہم بنکوں میں چیک بھیجتے ہیں۔ تو اس کی فوراً رسید آجاتی ہے بیشک یہ خطرہ ہوتا ہے کہ چیک واپس نہ آجائے لیکن کم از کم چیک کی تو رسید بھجوا دی جایا کرے یہاں یہ غفلت ہوتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ میں چیک اکٹھے کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور مہینہ کے آخر میں کیش کرا کے اکٹھی رسیدیں بھیجتے ہیں حالانکہ چیک کی رسید فوراً بھیج دینی چاہیئے۔ اسکے بعد اگر وہ واپس آجائے تو اپنی رقم کاٹ لیں۔ اور اسے لکھدیں کہ چیک واپس آگیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو تحریک . . . بڑی کامیابی ہوئی . . . سکتی ہیں

تحریک جدید کیلئے

جماعت کو تو جتلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی امانت رکھا کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سال کچھ مشکلات بھی ہیں۔ بعض دوستوں نے مکان بنانے کے لئے زمینیں خریدی ہیں اور پھر مکان بنانا شروع کئے ہیں اور یہ کام جمع شدہ روپیہ سے ہی کئے جاتے ہیں۔ غیر معمولی حالات میں تو اسے عجیب نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن واقعات کے لحاظ سے یہ عجیب بن جاتی ہے۔ اس سال امانت تحریک جدید میں دو [۲] لاکھ ستاون ہزار روپیہ کی آمد ہوئی ہے لیکن اس کے مقابل پر دو [۲] لاکھ باسٹھ [۶۲] ہزار روپیہ واپس لیا جا چکا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ بعض دوستوں نے مکان بنانے کے لئے زمین خریدی اور پھر مکان بنا رہے ہیں۔ اس طرح قدرتی طور پر

صیغہ امانت پر بوجھ

پڑا ہے۔ لیکن بہرحال یہ ایسا بوجھ نہیں۔ جسے غیر معمولی کہا جا سکے۔ سوائے اسکے کہ جماعت میں روپیہ جمع کرنے کی عادت نہ رہے۔

جس وقت ہم قادیان سے نکلے ہیں۔ اسوقت وہی لوگ محفوظ رہے جن کی امانتیں تحریک جدید یا صدر انجمن احمدیہ میں تھیں۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے روپیہ واپس لے لیا۔ اور کاروبار شروع کر دیئے اب ان میں سے بعض بڑی بڑی تجارتوں کے مالک ہیں۔ دوسرے لوگ لٹ گئے۔ لیکن یہ لوگ بچ گئے۔ خدا تعالیٰ نے فضل کر دیا۔ کہ جن بنکوں میں جماعت کا روپیہ تھا۔ انہوں نے دیانتداری سے کام لیا۔ اور ہمارا روپیہ واپس کر دیا۔ ہمارے عملہ نے تو سستی کی۔ لیکن جب ہم لاہور پہنچے۔ تو میں نے کہا۔ روپیہ فوراً نکلوا لو۔ مجھے کہا گیا کہ روپیہ نکلوانے کی کیا ضرورت ہے۔ بنکوں میں محفوظ پڑا ہے۔ پڑا رہے۔ لیکن میں نے کہا۔ حالات ایسے ہیں کہ اگر اب روپیہ نہ نکلوایا گیا۔ تو بعد میں بہت سی دقتیں پیدا ہو جائیں گی۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۴۷ء کے مہینہ میں ہی دفتر نے روپیہ پاکستان تبدیل کروا لیا اور سلسلہ ایک بڑے صدمہ سے بچ گیا۔ اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ نہ کوئی روپیہ واپس لا سکتا ہے اور نہ ہندوستان بھیج سکتا ہے۔ چونکہ سوائے اتنے روپے کے جس کی قادیان والوں کو ضرورت تھی۔ باقی سارا روپیہ واپس آگیا تھا۔ اسلئے لاکھوں لاکھ روپیہ انجمن بلا تکلف واپس دیتی چلی گئی۔ اور اب بیسیوں نہیں سینکڑوں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اس روپیہ سے تجارتیں جاری کیں۔ اگر ان کا روپیہ یہاں نہ ہوتا تو سکھوں نے لوٹ لینا تھا۔ لیکن اب ان میں سے بعض لاکھ پتی ہیں

غرض یہ فائدہ بخش چیز بھی ہے اور خدمت بھی ہے۔ اس میں برکت ہی تھی کہ امانت رکھنے والوں نے صرف یہ خیال کیا کہ روپیہ بے فائدہ گھر پڑا ہے اسے . . . میں رکھدیں تا وقتی طور پر سلسلہ فائدہ اٹھا لے

اور . . . نیکی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے انہیں بڑی ٹھوکر سے بچا لیا۔ یہاں پہنچ کر میں سمجھتا ہوں کہ پندرہ سولہ لاکھ کے قریب روپیہ لوگ واپس لے چکے ہیں . . . امانتیں بھی آتی ہیں۔ لیکن . . . پندرہ سولہ لاکھ روپیہ واپس لیا جا چکا . . . نہیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ . . . بڑی بات ہے یا بڑی۔ بعض لوگ خیال کرتے . . . پچاس ساٹھ روپے کے ساتھ . . . پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ روپے . . . لاکھوں بن جاتے ہیں۔ دیکھ لو۔ زیادہ تر . . . روپیہ دینے والے ہیں۔ جو پانچ پانچ سات سات روپے دیتے ہیں۔ لیکن انہی چندوں کو ملا کر تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کا چندہ سولہ سترہ لاکھ بن جاتا ہے۔

پس تیسری بات میں یہ کہتا ہوں کہ دوست اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھیں اور تحریک جدید والوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ ان کا صیغہ امانت بدنام ہو رہا ہے۔ روپیہ کا سوال نہیں وہ تو مل جاتا ہے۔ لیکن جو بدنامی ہو جاتی ہے۔ وہ بڑی چیز ہے تم کہدیتے ہو۔ کہ روپیہ ہمارے پاس محفوظ ہی ہے۔ شکایت کی کیا بات ہے۔ حالانکہ جس شخص کو روپیہ کی رسید نہیں پہنچے گی۔ وہ تو سمجھے گا کہ میرا روپیہ ضائع ہو چکا ہے۔ انسان روپیہ سے زیادہ قیمتی ہے ایک شخص رسید نہ ملنے کی وجہ سے جو انگاروں پر لوٹتا رہا اور دو ماہ تک اس کے اعصاب پر اثر پڑا وہ روپیہ سے زیادہ قیمتی ہے پس روپیہ ملتے ہی فوراً رسید بھیج دینی چاہیئے اور جماعت سے ہر ممکن سے ممکن تعاون کرنا چاہیئے۔ ہماری جماعت لاکھوں کی ہے۔ آٹھ دس لاکھ روپیہ کی آمد کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر صیغہ امانت کو منظم کیا جائے تو کروڑ دو کروڑ روپیہ کا اکٹھا ہو جانا بھی مشکل امر نہیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر تحریک جدید بولیے طور پر کام کرے اور وہ امانت رکھنے والے کو روپیہ بھیجنے اور روپیہ واپس لینے پر جو اخراجات ہوں وہ دلیوے تب بھی وہ نفع میں رہے گی۔ اور اگر نفع میں نہ بھی رہی تب بھی ضرورت کے وقت روپیہ جو کام دے دیتا ہے وہ کم فائدہ نہیں۔ مثلاً امریکہ سے تار آئی ہے کہ جلد روپیہ بھیجو اور خزانہ میں روپیہ نہیں تو امانت میں سے ہم روپیہ لے سکتے ہیں اور اس طرح اپنی ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں۔ اگلے ماہ چندہ جمع ہو جائیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایٹم ــــــ اور ــــــ امنِ عالم

(از محمد حیات صاحب تاثیر)

جنگ کوریا کی نازک صورتِ حالات سے گھبرا کر گذشتہ دنوں صدر ٹرومین نے یہ اعلان کیا تھا کہ دنیا کا امن بحال رکھنے کے لئے اب کوریا میں ایٹم بم کا استعمال ضروری ہوگیا ہے۔

لیکن ایٹم اور امن وہ بالکل ہی متضاد چیزیں ہیں نہ تو ایٹم امن کے نتیجہ میں ایجاد ہوا اور نہ ایٹم کے نتیجہ میں امن ہی قائم ہوسکتا ہے۔ ایٹم کی ایجاد ہی فساد اور حریف کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوف کے نتیجہ میں ہوئی اور اس کی انتہا بھی تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں ہوسکتی۔ صدر ٹرومین یا دنیا کا کوئی دوسرے لیڈر اگر یہ خیال کرتے ہیں کہ دنیا کا امن ایٹم یا ہائیڈروجن بم کے ذریعہ بحال رکھا جاسکتا ہے تو میرے نزدیک اس سے زیادہ نادانی کا خیال شاید ہی کوئی ہوسکتا ہو۔ وہ ایک ایسا خواب دیکھ رہے ہیں جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ اور تصورات کا ایسا محل بنانے کی خوشی میں محو ہیں جس کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے کا خیال بھی ایک وہم سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا کہ جائیگا اس کے ذریعہ دنیا میں امن قائم کیا جاسکے۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا کے جتنے بھی مفکر اور مدبر اس معاملہ پر غور کرتے ہیں وہ صرف مادی اور دنیاوی لحاظ سے اسے دیکھتے ہیں اور ان کی مثال ایک ایسے ڈاکٹر کی ہے جو مریض کو ایسی دوا دے کر مطمئن ہو جانا چاہتا ہے جو وقتی طور پر تو اس کی مرض میں کمی پیدا کر سکتی ہے مگر بیماری کا استیصال کر کے اسے حقیقی اور مستقل آرام نہیں پہنچا سکتی۔ وہ بالکل اس ڈاکٹر کے مشابہ ہیں جو مرض کی ظاہری علامات کو دیکھ کر وقتی علاج کے ذریعہ لوگوں میں شہرت حاصل کر لیتا ہے۔ مگر مرض کی بنیاد اور اصل کو نہیں پکڑ سکتا۔ وہ یہ تو جانتا ہے کہ موجودہ حالت میں مریض کو فلاں دوائی آرام دے گی مگر اسے یہ علم نہیں ہوتا کہ آیا یہ دوا آئندہ بھی مفید ہوگی یا مریض کو زیادہ تکلیف میں مبتلا کر دے گی۔

چنانچہ پہلی جنگِ عظیم کو ہی دیکھئے کہ اس کے خاتمہ پر جرمن قوم کو کس طرح مفلوج کر کے رکھ دیا گیا تھا۔ مگر یہ بات کوئی مفید ثابت نہ ہوئی۔ اس قوم نے اپنی بے بسی اور بے چارگی پر خون کے آنسو روئے اور چپ رہی مگر آتشِ انتقام ان کے سینوں میں سلگ رہی تھی وہ اس موقعہ کو قریب سے قریب لانے کے لئے مصروف ہوگئے جبکہ اپنے حریفوں سے اپنی اس بے عزتی کا بدلہ لے سکیں اور اس طرح پر ابھی بیس سال کی قلیل مدت بھی گزرنے نہ پائی تھی کہ وہ مغلوب قوم جس کے متعلق ایک لیڈر نے کہا تھا کہ ہم لیموں کو اتنا نچوڑیں گے اتنا نچوڑیں گے کہ اس کے بیج بھی چلا اٹھیں۔ دوبارہ اٹھی اور دنیا کے دیکھتے ہی دیکھتے سارے یورپ پر چھا گئی۔ اس کا انجام کیا ہوا اور کیوں کر ہوا۔

یہ ایک الگ بحث ہے۔ مگر جو علاج تجویز کیا گیا تھا کارگر ثابت نہ ہوسکا اور مریض کا مرض کم ہونے کی بجائے اور بھی بڑھ گیا اور اس نے اپنی حالت کو پہلے سے بھی بدتر بنا لیا۔

آج پھر وہی پرانا طریق علاج اختیار کیا جا رہا ہے مگر نتیجہ وہی ہوگا جو دنیا دیکھ چکی ہے۔ مرض میں اشتراکیت کا مہیب دیو مبتلا ہے۔ یہ دوائی ماؤ کی حسین اور دلربا پری محال ہے۔

ہم نے دنیا کا مرض پہچان لیا ہے۔ سرخ جھنڈے کے نیچے ہتھوڑا اور درانتی اس کے غم کا مداوا نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی یونین جیک کی چھاؤں میں ایٹم بم کے ذریعہ اس کو سکونِ قلب حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ توحید الٰہی کے پرچم کا سایہ اور محبت رسول کا شیریں شربت

سبھی اس کا شکار ہو [illegible] ہے۔ طبیب اور مریض دونوں ہی ایک ہی مرض میں مبتلا ہیں۔ صرف ظاہری علامات میں فرق ہے جس سے دھوکہ لگتا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک مریض دوسرے مریض کا علاج کر سکے۔

آئیے۔ اب میں آپ کو بتاؤں کہ کون سا مہلک مرض ان قوموں کو کھائے جا رہا ہے اور جس سے وہ خود بخود کبھی بھی نجات حاصل نہیں کر سکتیں۔ وہ مرض "عدم قناعت" کا مرض ہے۔ اور عدم قناعت نتیجہ ہے خداتعالےٰ پر ایمان نہ ہونے کا۔ پس جب تک خداتعالےٰ پر ایمان نہ ہو عدم قناعت نہیں جا سکتی ہے اور جب تک عدم قناعت موجود ہے اس وقت تک امن کا قائم ہونا

ان کے مرض کا اصل علاج ہے۔

دنیا مانے یا نہ مانے۔ ہمیں پاگل کہے تو بے شک کہے اسے یقین آئے یا نہ آئے مگر یہ حقیقت ہے کہ ہمارے پاس اس مرض کی دوا موجود ہے۔ ہم مریض سے انتہائی ہمدردی رکھتے ہیں۔ ہم اس کا علاج کریں گے وہ برا بھلا کہتا ہے تو کہے۔ وہ گالیاں دیتا ہے تو دے مگر ہم برا نہ منائیں گے۔ کیونکہ وہ بیمار ہے اور مجبور وہ کچھ بھی کہے مگر ہم اپنا فرض ادا کریں گے اور اسے اس وقت تک دوا دیتے چلے جائیں گے جب تک کہ اس کا مرض کلی طور پر دور نہ ہو جائے۔ انشاءاللہ تعالےٰ

ایمان، یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہے کہ کثرت سے جلسہ سالانہ پر آئیں!

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام پھر قریب آ رہے ہیں اور احمدی احباب اپنی اپنی جگہ جلسے میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے تیاری میں مصروف ہیں۔ اس بابرکت تقریب میں شمولیت جس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ جب ۱۸۹۲ء کے سالانہ جلسہ پر لوگ کم آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ کیا بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خداتعالےٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔"

اس سے پیشتر ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء کے ایک اشتہار میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھتے ہوئے اس کی اغراض و مقاصد کے ذکر میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خداتعالےٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے ...... لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خداتعالےٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ...... حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۸۶)

پس احباب جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ نہ صرف اپنے بال بچوں کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کی کوشش کریں بلکہ غیر احمدی متلاشیانِ حق و صداقت کو بھی ہمراہ لائیں۔

خاکسار سید احمد علی مولوی فاضل

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریب پر مندرجہ ذیل مقامات پر بھی سیرۃ النبیؐ کے کامیاب جلسے منعقد ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں:۔

لاہور چھاؤنی ۔ جھنگ مگھیانہ ۔ لجنہ اماء اللہ چنیوٹ ۔ لجنہ اماء اللہ کراچی ۔ ایبٹ آباد ۔ قصور ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ) چک نمبر ۲۱۹ گنڈ[illegible]والا ضلع لائلپور ۔ رام نگر المعروف رسول نگر تحصیل وزیر آباد ۔ لیہ کے

تعلیم ترجمہ قرآن ۔ زبان عربی کی بول چال و تبلیغ احمدیت کی دس مجلد کتابوں کا کورس

(نصاب) سال بھر کے لئے ایک آنہ فی روپیہ ماہوار کرایہ پر حاصل کریں۔ تفصیل الفضل ۱۷ دسمبر صفحہ ۸ پر دیکھیں۔ حکیم محمد عبد اللطیف ۱۳ مین بازار گوالمنڈی لاہور و ربوہ

تعارف
دواخانہ فیض عام قادیان
ـــ دارالامان ـــ

۱ دواخانہ مذکور عرصہ بیس سال سے جاری ہے۔ اوّل برہما پھر لاہور مابعد قادیان میں اس کو قدیمی شہرت حاصل ہے۔

۲ : . اس دواخانہ میں ہر مرض مردانہ و مستورات و بچگان کا پوری ہمدردی و توجہ سے علاج کیا جاتا ہے۔

۳ مجربہ نسخہ جات ہر قسم گولیاں ۔ سفوف ۔ معجونات و جوارشات وغیرہ نہایت عمدگی سے تیار کئے جاتے ہیں۔ آجکل بوجہ آسانی ڈاک ہندوستان میں پارسل وغیرہ کی آمد و رفت بخوبی جاری ہے بلکہ مریض کے مفصل حالات تحریری آ جانے پر بھی علاج تجویز کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سفارشات کی پوری طرح تعمیل کی جاتی ہے۔ المشتہر: حکیم عبد الرحیم

دواخانہ فیض عام قادیان دارالامان

جلسہ سالانہ پر ہماری تمام ادویات مقررہ نرخ پر ربوہ دستیاب ہو سکیں گی حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

درخواستہائے دعا

میرے والد صاحب عرصہ چار ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
(عبدالواحد درویش ۳۱۳ دارالمسیح قادیان)

خاکسار کی والدہ صاحبہ بعارضہ اختلاج القلب سخت بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔
(بشیر احمد کارکن دارالقضاء ربوہ)

میں عرصہ سے بیمار ہوں۔ سخت مالی مشکلات درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں۔
(خاکسار اللہ بخش خانقاہ ڈوگراں)

اہلیہ صدر الدین صاحب گوجرانوالہ کو چھت پر سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں احباب کرام ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبداللہ اعجاز)

کئی روز سے حافظ شفیق احمد صاحب بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کے دعا فرماویں۔
(پیر عبدالحمید احمدی آف قادیان)

میرے گاؤں موضع ڈیریانوالہ ڈاکخانہ داؤد و تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں سخت بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالے رب مریضوں کو شفا دے۔
(محمد صدیق سلیم درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

عزیزم عبدالحامد سخت بیمار ہے۔ احباب درخواست دعا ہے۔
(عبدالواحد خاں مبلغ سلسلہ احمدیہ بھکر ضلع میانوالی)

جناب شیخ غلام حسین صاحب لدھیانوی حال کراچی چند روز سے دل کے دورے کی بیماری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں
(حافظ مبین الحق شمس از شکارپور سندھ)

مولوی ظہور الدین صاحب سرہندی پیشاب کے بند ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔
(محمد ابراہیم خلیل ربوہ)

میرے والد صاحب کا اپریشن مورخہ ۲۲/۱۱ کو ہو گیا تھا۔ حضرت صاحب اور احباب جماعت کی دعاؤں کی وجہ سے کامیاب رہا۔ اب معمولی سا زخم باقی ہے۔ احباب صحت دعا جاری رکھیں
(عبدالشکور خاں احمدی)

اشتہار مشتہر حاضری ریسپانڈنٹان زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عبداللہ جان صاحب سینئر سب جج بہادر مردان

اپیل ۱۰۶/۱۳ بابت سال ۱۹۵۰ء

مسماۃ بصری بیوہ گل وغیرہ سکنان موضع خوڈ تحصیل مردان اپیلانٹان

بنام

مسماۃ گل ریحانہ وغیرہ سکنان مذکور ریسپانڈنٹان

اپیل بنارضی فیصلہ و ڈگری جناب اللہ نواز خان صاحب سب جج درجہ چہارم مردان مورخہ ۱۸/۱۰/۵۰

اشتہار بنام

احمد رسول ۶ محمد رسول ۷ خرہ شیان ۸ رسول پسران سید رسول ۹ اندر سین ۱۰ ولد سکھا ل ۱۱ بشن سنگھ ۱۲ موہن سنگھ ۱۳ پسران جیوت سنگھ غلام عمر ۱۴ میر زمان ۱۵ پسران کاڈس ۱۶ دوست محمد ولد معظم ۱۷ سری چند ولد لعل چند ۱۸ امیر چند ولد جیرام ۱۹ جیون مل ولد چرت سنگھ ۲۰ گل دود ۲۱ صاحب داد پسران زردا و ۲۲ رحمت اللہ ۲۳ حضرت اللہ ۲۴ امیر اللہ ۲۵ حضرت خان ۲۶ مسماۃ بی بی عائشہ ۲۷ مسماۃ نہتابہ ۲۸ مسماۃ زرستانہ دختران زرد اللہ ۲۹ محمد افضل خان ۳۰ کوڑہ خان ۳۱ اشرف خان ۳۲ حلیم خان ۳۳ زریں خان پسران میر زمان ۳۴ پور دل ۳۵ بہادر پسران لطیف خان ۳۶ شاہ عالم ولد ماموں ۳۷ زرد اللہ ۳۸ میرداد ۳۹ الف داد پسران نواب ۴۰ شیر گل ولد فوجان ۴۱ وزیر ولد علی شاہ ۴۲ انور شاہ ۴۳ مظفر باقر شاہ ۴۴ پسران زمان شاہ ۴۵ حکیم ۴۶ اکرم پسران میر افضل ۴۷ مسماۃ قریشہ دختر میر الفن سکنائے موضع خوڈ تحصیل مردان بحکم ۵ مورخہ ۱۲/۱۱/۵۰ اسمیان تاج رسول باصر رسول بالغان مسماۃ زردجان بیوہ۔ مسماۃ الورہ مسماۃ گوہرہ دختران۔ ممتاز رسول نابالغ۔ سلطان رسول نابالغ حنیف رسول نابالغ پسران نابالغان بولایت مسماۃ زردجان والدہ شان قائم مقامان شاہ رسول ریسپانڈنٹ ۱۰ متوفی کے بنائے گئے ہیں۔ سکنائے موضع خوڈ تحصیل مردان ریسپانڈنٹان

اپیل عنوان بالا میں ریسپانڈنٹان مندرجہ بالا پر تعمیل نوٹس معمولی طریقہ پر ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا جملہ ریسپانڈنٹان مندرجہ بالا کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ برائے پیروی وجوابدہی اپیل ہذا اصالتاً۔ وکالتاً یا مختارتاً بتاریخ ۱۸/۱/۵۱ کو بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر بعدالت ہذا ہو جاویں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ اس کے خلاف کی جائیگی۔ آج بتاریخ ۹/۱۲/۵۰ کو بدستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم ۔۔۔ مہر عدالت

پتہ مطلوب ہے

مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب سابق صدر درویشان حلقہ مسجد مبارک قادیان جہاں کہیں ہوں یا کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ مجھے ایک ضروری کام ہے۔ (خاکسار محمد رفیق از قادیان انڈیا)

(۲) مکرم مستری نذیر احمد صاحب سابق درویش ولد چوہدری احمد دین صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا ۵/۱۲/۵۰ کو قافلہ کے ساتھ پاکستان تشریف لے گئے تھے۔ لیکن بعد ازاں مکرم مستری صاحب نے اپنی خیریت سے مطلع نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے ان کے عزیزوں اور دوستوں میں تشویش بڑھ رہی ہے۔ مستری صاحب موصوف یا کوئی اور دوست اس اعلان کو پڑھیں۔ تو بہت جلدی مطلع فرمائیں
(مجید نوند گوآہ درویش قادیان ۱۴-۱۲-۵۰)

جن خریداران الفضل کی قیمت دسمبر ۱۹۵۰ء تک ختم ہے

براہ کرم بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمائیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں
سالانہ ۲۴ روپے ششماہی تیرہ ۱۳ سہ ماہی سات روپیہ قیمت ہے
اس شرح کے خلاف جو رقم وصول ہوگی۔ وہ اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے مجرا دی جائیگی (منیجر)

۵ فیصدی کمیشن

(بہت سلاجیت دیتھر مومیائی)

قدرتی اکسیر ہونے کے لحاظ سے بیشتر بیماریوں کا جادو اثر علاج ہے۔ ہم سے خریدنے والے ایک روپیہ تولہ سے تین روپے تولہ تک فروخت کرتے ہیں۔ ہندوستان و پاکستان کے مشہور دوا خانے اور طبیب ہمارے مال کے خریدار ہیں۔ چیز اور اعلیٰ اور خالص ہے قیمت۔ ۸ تولہ پندرہ روپے ۴ تولہ بس روپے ۴۰ تولہ سات روپے

پتہ: منیجر جڑی بوٹی سپلائی سٹور مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ صوبہ سرحد

دعائے مغفرت

شیخ عبدالعزیز صاحب ملتانی چند روز بیمار رہ کر لاڑکانہ میں ۱۲/۵ کو انتقال فرما گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ اور نماز جنازہ غائب کریں۔
(عبدالاحد)

(۲) خاکسار کا لڑکا عزیزم غلام احمد بعارضہ بخار مورخہ ۱۲/۵ کو وفات پاگیا ہے آپ دعائے مغفرت فرمائیں۔
(غلام رسول کنسٹیبل کاٹھ گڑھی تھانہ صدر منٹگمری)

دواخانہ خدمت خلق — **اثر امرت تریاق کبیر** گھر کا ڈاکٹر ہر بیماری کا فوری علاج جسم نے امرت دھارا کے بالمقابل ایجاد کیا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۱۲/

سرمہ ممیرا خاص امراض چشم کا نہایت کامیاب علاج۔ ربوہ کا بے نظیر تحفہ۔ قیمت فی تولہ تین روپے۔ ۳ ماشہ پندرہ آنے ۱۵/-/-

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

خوشخبری

ہمارے کارخانہ کا تیار کردہ زمینداری سامان ہر ہتھیار وغیرہ استعمال کر کے خود فائدہ اٹھائیں۔ اور ملک کی پیداوار کو بڑھائیں

مالک عنایت الرحمٰن احمدی
زمیندار انجینئرنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی
ٹنڈو الہ یار (سندھ)

صداقت احمدیت کے متعلق

۱/۲ لاکھ روپیہ کی انعامات

انگریزی اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

سونے کے ہر قسم کے کام کے لئے "احمدیہ دوکان زیورات ربوہ ضلع جھنگ"۔ روشن الدین ضیاء الدین احمد

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ حفاظت مرکز کے متعلق ضروری اعلان

(از مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال (شعبہ حفاظت و تنظیم)

ناظرین الفضل کی نظر سے میرے وہ اعلان گزرے ہونگے۔ جن میں احباب کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ جن دوستوں کے ذمہ چندہ حفاظت مرکز کا بقایا ہے۔ وہ اپنے بقایوں کو فوراً ادا فرمائیں۔ اور یہ کہ جو رقمیں دفتر محاسب میں ۱۰ نومبر تک پہنچ جائیں گی۔ ان کو میعاد کے اندر وصول شدہ تصور کیا جائیگا اسکے بعد دوستوں کی طرف سے خطوط آرہے ہیں کہ حالیہ سیلاب کی وجہ سے ان کی فصلوں اور مکانات کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس بنا پر وہ اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے مہلت کی درخواست کرتے ہیں۔ اندریں حالات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو مخلصین اپنے وعدوں کو موجودہ تنگی کے حالات کی وجہ سے فوراً ادا نہ کر سکتے ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ درخواستیں بھیج کر مہلت حاصل کرلیں۔ اس غرض کے لئے چندہ حفاظت مرکز کی تحریک کو فی الحال تا اعلان ثانی جاری رکھا جائے گا۔

اس ضمن میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بہت سے بقایا دار ایسے ہیں جو بوجہ مہاجر ہونے کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق کچھ تھوڑی سی رقم دے کر اپنے بقایا کی معافی لے سکتے ہیں مگر بہت تھوڑے دوستوں نے اس قسم کی معافی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

نئی دہلی میں دونو ملکوں کے سیکرٹریوں کی کانفرنس

کراچی ۱۷ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۰ دسمبر کو نئی دہلی میں پاکستان اور ہندوستان کے سیکرٹریوں کی کانفرنس ہوگی۔ جس میں دونوں ملکوں کے غیر تصفیہ شدہ مالی امور کے بارے میں غور کیا جائے گا۔ کانفرنس کے ایجنڈے میں حسب ذیل امور بھی شامل ہیں:-

۱۔ ریزرو بنک آف انڈیا کے شعبہ اجرائیہ کے سرمائے کے پاکستانی حصے کو سٹیٹ بنک آف پاکستان کے نام منتقل کرنے کا معاملہ۔ (۲) حکومت ہند کے خلاف صوبائی حکومتوں، ڈسٹرکٹ بورڈوں، میونسپل کمیٹیوں اور ٹھیکیداروں کے وہ دعوے جن کا تعلق تقسیم ملک سے پہلے سے ہے۔ (۳) دوسری جنگ عظیم کے دنوں میں اس وقت کی حکومت نے مشرقی بنگال کے باشندوں کی جن جائدادوں کو جنگی امور کے پیش نظر اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ ان کے حسابات اور دعاوی کا تصفیہ۔

(۴) مہاجروں کے پراویڈنٹ فنڈ اور پنشنوں کے معاملات۔ (۵) فوجی سٹوروں کے پاکستانی حصے کی ادائیگی کا معاملہ

آزاد ملکوں کے لئے کمیونزم کا خطرہ

واشنگٹن ۱۰ دسمبر۔ حکومت امریکہ نے مغربی نصف کرہ کے ۲۱ ملکوں کے وزراء خارجہ کی ایک کانفرنس طلب کی ہے۔ تاکہ دنیا بھر کے آزاد ملکوں کے لئے کمیونزم کی طرف سے جو خطرہ پیدا کیا جا رہا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تجاویز سوچی جا سکیں۔

چین کو مساوی حیثیت دیئے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا

لیک سکیس ۱۸ دسمبر جنرل وو (لیک سکیس میں متعین کمیونسٹ چین کے وفد کے لیڈر) نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ کمیونسٹ چین صرف اپنی شرطوں پر کوریا سے چینی رضا کاروں کو واپس بلانے اور کوریا کی جنگ ختم کرنے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ ان شرطوں میں یہ بھی شامل ہے کہ کوریا اور فارموسا سے امریکن فوجیں واپس بلائی جائیں۔

اور کمیونسٹ چین کو یو۔ این او میں پوری نمائندگی دی جائے۔ آپ نے کہا کہ دنیا کے حالات خطرناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ چین نہ صرف کوریا بلکہ مشرق بعید اور دنیا کے دوسرے مسائل کو پر امن طور پر حل کرنے اور کوریا سے رضا کار دستوں کو جلد سے جلد واپس بلانے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ چین کو بات چیت میں مساویانہ حیثیت دی جائے۔ اگرچہ اقوام متحدہ نے امریکہ اور برطانیہ کے اصرار پر وہ تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ جن کی اساس پر مشرق بعید میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ پھر بھی کمیونسٹ چین امن طریقے پر مفاہمت کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔

۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء

انتخاب نائب صدر

صوبہ جاتی نائب صدر صاحبان کے انتخاب کے لئے مرکز نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر یہ انتخاب مرکز اپنی نگرانی میں کرائے۔ چنانچہ اسکے متعلق بذریعہ الفضل اور بذریعہ سرکلر لیٹر جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع دی جا چکی ہے۔

چونکہ اب جلسہ سالانہ قریب ہے اور وقت بہت کم ہے اسلئے اسبارہ میں یہ آخری اطلاع ہو گی کہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء کو ساڑھے آٹھ بجے شب جلسہ گاہ میں صوبہ جاتی نائب صدر صاحبان خدام الاحمدیہ کا انتخاب ہوگا۔ اس انتخاب میں ہر مجلس کی طرف سے ایک نمائندہ شامل ہو سکتا ہے۔ جس کی اطلاع قبل از وقت دفتر میں آنی ضروری ہے۔ نمائندہ کے پاس تعارفی خط کا ہونا ضروری ہے۔

مجالس ابھی سے اسبارہ میں مناسب ناموں پر غور کرلیں۔ یہ نام انتخاب کے وقت ہی پیش کئے جائیں گے۔

مندرجہ ذیل صوبوں کے لئے نائب صدر صاحبان کا انتخاب ہوگا۔ صوبہ پنجاب۔ مشرقی بنگال سندھ۔ بلوچستان۔ سرحد۔

نمائندگان اس انتخاب میں شمولیت کے لئے وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ربوہ میں چند ایک محلہ جات کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور محلہ "دارالصدر(؟)" کی الاٹمنٹ عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ الاٹمنٹ کے بعد حسب قواعد چھ ماہ کے اندر اندر عمارتیں تیار ہونی ضروری ہیں۔ اسلئے اکثر احباب مختلف ذرائع سے اور دفتر تعمیر یا دفتر اسسٹنٹ سکرٹری آبادی سے اسبات کا علم حاصل کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں کہ پبلک عمارات کے تعمیر کے لئے سامان تعمیر ربوہ میں مہیا کرنے کا کوئی انتظام ہے یا نہیں۔ ان کی اطلاع اور سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محکمہ تعمیر نے صدر انجمن۔ تحریک جدید اور پبلک عمارات کی تعمیر کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہت سی عمارتی لکڑی کا سٹاک مہیا کرنیکا انتظام کر لیا ہے جو دوست ربوہ میں مکانات تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اگر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام حسب ضرورت لکڑی کی قیمت اندازاً جمع کرا دیں۔ تو محکمہ تعمیر ان کو عمدہ لکڑی واجبی نرخ پر مہیا کر سکتا ہے۔ ترسیل رقم لکڑی کی مقدار اور نوعیت سے سکرٹری تعمیر ربوہ کو مطلع کیا جاوے۔ ساتھ ہی یہ لکھا جائے کہ کتنی لکڑی کس کس قسم کی درکار ہوگی۔ تاکہ ان کی ضروریات کو ملحوظ رکھکر مزید سٹاک کیا جا سکے۔

اسکے علاوہ جو احباب دفتر اسسٹنٹ سکرٹری آبادی کے ذریعہ اپنی رقوم عمارتی سامان کے لئے خزانہ صدر انجمن میں جمع کرا چکے ہوئے ہیں وہ اپنے مطلوبہ سامان کی تفصیل سے سکرٹری تعمیر کو فوراً آگاہ کریں تاکہ ان کی ضروریات پوری کرنے کا وہ مناسب انتظام کر سکیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

عیسائیوں کو قائد اعظم کی سالگرہ منانیکی تلقین

راولپنڈی ۱۸ دسمبر۔ یہاں آزمودہ کار عیسائی لیڈر ڈاکٹر ڈسی میکانے نے ملک کے عیسائیوں سے پر زور اپیل کی ہے کہ وہ قائد اعظم کی سالگرہ ان کے شایان شان طور پر منائیں۔ (اسٹار)

قاعدہ یسرنا القرآن

قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم بطرز قاعدہ یسرنا القرآن کا دفتر اب ربوہ میں قائم ہو چکا ہے افسوس ہے کہ بعض بد دیانت لوگ اس کی نقل چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں۔ اور سیدھے سادے لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکا دے رہے ہیں کہ گویا وہ لوگ دفتر یسرنا القرآن کے ایجنٹ ہیں ہم اعلان کرتے ہیں کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر نہیں۔ اگر کوئی ایجنٹ مقرر ہوا تو اسکا ہم اعلان کریں گے۔ سردست قاعدہ اور قرآن کریم دفتر یسرنا القرآن ربوہ سے مل سکتا ہے۔ اور وہیں درخواستیں آنی چاہئیں۔ (ہدیہ چھوٹا قاعدہ ۴ر۔ بڑا قاعدہ مکمل ۱۰ر فی پارہ ۴ر قرآن مجید مجلد سادہ ۷ روپے قرآن مجید غیر مجلد ۵/۸ روپے) زیادہ تعداد میں منگوانے والے دفتر میں لکھ کر ریٹ مقرر کروائیں۔

— مینجر دفتر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ —